دفتر افسر اعلیٰ تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 'کلچرل کنیکٹس اور ڈپلومیٹک ڈائیلاگ' پر ورکشاپ منعقد کیا۔ ممتاز المنائی جسٹس ہرویر سنگھ، الہ آباد ہائی کورٹ اور ڈاکٹر حنیف قریشی، آئی پی ایس کی تہنیت کی

New Delhi, November 02, 2025

جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ایک سو پانچویں یوم تاسیس کے حصے کے طور پر انصاری آڈیٹوریم میں ایک انتہائی اہم پینل مباحثہ منعقد کیا۔ اس مباحثے کا عنوان 'کلچرل کنیکٹ، ڈپلومیٹک ڈائیلاگ: دی انڈین وے ان دی ٹوینٹی فرسٹ سنچری' تھا۔ اس پینل میں ممتاز ماہرین جناب وی سری نواس، آئی اے ایس۔ سیکریٹری حکومت ہند، ڈپارٹمنٹ آف ایڈمنسٹریٹو ریفارمس اینڈ پبلک گریوانسیس (ڈی اے آر پی جی) اور ڈپارٹمنٹ آف پنشن اینڈ پینشنر ویلفیئر۔ جناب فیض احمد قدوائی، آئی اے ایس۔ ڈائریکٹر جنرل۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سول ایویئشن اور سفیر وریندرا گپتا، آئی ایف ایس (سبکدوش) سابق ڈائریکٹر جنرل، انڈین کونسل فار کلچرل ریلیشنز (آئی سی سی آر)۔

ان ماہرین کے ساتھ پینل مباحثے میں پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل جامعہ ملیہ اسلامیہ، پروفیسر نیلوفر افضل، ڈین اسٹوڈینٹس ویلفیئر، پروفیسر راجیو نین، این ایم سی پی سی آر، اور پروفیسر اسلم خان، این ایم سی پی سی آر نے سفارت کے تئیں اخلاقیات، ڈائیلاگ اور تہذیبی قدروں میں پیوست ہندوستان کے منفرد اپروچ کے دلچسپ مباحثے میں حصہ لیا۔

پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی نے افتتاحی گفتگو کرتے ہوئے اس پر زور دیا کہ سفارت کبھی بھی اقتدار کی فیتہ شاہی گلیاروں سے نہیں نمودار ہوئی ہے بلکہ مختلف ادوار میں اخلاقیات، تہذیب اور مذہب کی بنیادوں میں پیوست فلسفیانہ تخیل سے برآمد ہوئی ہے۔ انہوں نے پر وثوق انداز میں کہا کہ آج کے منتشر زمانے میں امن کے لیے کلیدی بات سافٹ پاور، ڈائیلاگ اور جذبہ ہمدردی میں پنہاں ہے۔

اس بات کو اجاگر کرتے ہوئے کہ تہذیب افہام وتفہیم کے پل کے طور پر کام کرتی ہے پروفیسر رضوی نے یوگا اور آیوروید سے مثالیں دیں جس نے بھارت کو دنیا بھر سے جوڑ دیا ہے۔ 'انہوں نے کہا کہ انڈین ڈپلومیسی' نے رابطے کے لیے صرف قوت کے استعمال کے لیے نہیں ہمیشہ سے ہی 'فکر' پر زور دیا ہے۔ عزت مآب وزیر اعظم شری نریندر مودی کے پیغام کی بازگشت کے طور پر

انہوں نے کہا کہ 'یہ دور جنگ نہیں بلکہ مذاکرات اور سفارت کا ہے''۔انہوں نے مزید کہا کہ بھارت کا سافٹ پاور ملک کی خارجہ پالیسی کے لیے اخلاقی بنیاد اور جذباتی جرأت فراہم کرتا ہے۔

جناب فیض قدوائی نے جامعہ کی وراثت پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ یہ صرف ایک یونیورسٹی نہیں بلکہ ایک فکر، ہندوستان کی روح کا جیتا جاگتا ترجمان ہے۔انہوں نے زور دیا کہ تعلیم صرف ذہن و دماغ کو تیز کرنے کا ذریعہ نہیں ہونا چاہیے کہ اسے دلوں کو بھی منور و مستحکم کرنا چاہیے۔'' انہوں نے ہمت و جرأت، اعتقاد اور یقین کو بنیادی اقدار کے طور پر نشان زد کیا۔انڈین وے' کی وضاحت کرتے ہوئے جناب قدوائی نے اسے ایک فلسفہ قرار دیا جو روایت و جدیدیت، امنگ اور انکسار میں توازن پیدا کرتا ہے اور جو وسود یو کٹومبکم 'یعنی پوری دنیا ایک کنبہ ہے' کے اعتقاد میں پیوست ہے۔انہوں نے انڈین وے کی توضیح کرتے ہوئے بتایا کہ اس کی رو سے فتح پر رحم اور دولت و سرمایہ پر حکمت و دانش کو اختیار کیا جاتا ہے اور بہت زیادہ بڑھتے ہوئے قطبین کی دنیا میں باہمی زیست کو فروغ دینا بتایا جاتا ہے۔ جناب قدوائی نے سامعین سے اپیل کی کہ وہ 'مذاکرات کو اپنائے کسی کو دبانے کا حربہ نہ اختیار کریں اور 'کسی نتیجے پر پہنچنے سے قبل سننے کی صحت مند عادت کو اپنائیں۔انہوں نے دماغ کی سفارت کے بجائے دل کی سفارت پر زور دیا انہوں نے نوجوانوں سے کہا کہ وہ جڑنے کی کوشش کریں نہ کہ کسی کو زیر کرنے کی۔

. سفیر وریندر گپتا نے دنیا کے الگ الگ خطوں اور علاقوں سے خیالات و افکار کے لین دین اور انضمام کی ہندوستان کی ثروت مند تاریخ وتہذیب پر روشنی ڈالی اور کہا کہ کس طرح ہندوستانی پکوان، آرٹ، سنیما اور اقدار نے مختلف براعظموں میں رابطوں کو فروغ دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ ہندوستان کی تہذیبی بناوٹ ویدوں سے ملی اور افغانستان، فارس، منگولیا وغیرہ سکے مختلف ان کو شامل کیا گیا ہے جس سے فعال مشترکہ وراثت کی ایجاد ہوئی۔سفیر گپتا نے ہندوستان کی تینتیس ملین غیر مقیم ہندوستانیوں کی تعریف کی اور کہا کہ روم برادری کو شامل کر لیں تو گلوبل انڈین ڈائسپورا کی کل تعداد تقریباً ساٹھ ملین پہنچ جاتی ہے جو دنیا کہ سب سے بڑی ڈائسپورا آبادی ہے۔انہوں نے کہا کہ یہ ڈائسپورا ہندوستان کے اتحاد، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، اور واسودیو کٹمبکم کے پیغام کو دنیا بھر میں پھیلا رہا ہے۔'

اجلاس کا اختتام کرتے ہوئے جناب وی سری نواس، آئی اے ایس، نے جامعہ کو ایک سو پانچ سال مکمل کرنے اور ہندوستان کی ایک اہم ترین ترقی پسند ادارے ہونے پر مبارک باد دی۔انہوں نے کہا کہ جامعہ نے 'انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا' میں پیوست اعلی اصولوں اور جذبے کو مثالی طور پر پورا کیا ہے کیوں کہ یونیورسٹی بدستور نئی نسل کے طلبہ کی زندگیوں کو منور کر رہی ہے۔انہوں نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جامعہ کی حصولیابیاں اور ہندوستان کی بیان کردہ تہذیبی سفارت 'قدیم حکمت و دانش اور عصری عملیت' کا امتزاج ہے۔شہریوں اور حکومت کو قریب لانے کے سلسلے میں ٹکنالوجی کی اہمیت اجاگر کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ٹکنالوجی کا بھرپور استعمال کرنے اور عالمی روابط اور تہذیبی لین دین کو فروغ دینے کے لیے جامعہ کے پاس مواقع

ہیں۔انہوں نے ہندوستانی سفارت اور قیادت کے دو اہم لمحات کا ذکر کیا یعنی جی ٹوینٹی کی صدارت جس میں ہندوستان کی واسودیو کٹمبکم کی نظیر پیش کی۔اور دوسرا لمحہ گلوبل ساؤتھ کے ساتھ بات چیت اور انگیجمنٹ ہے جو 'سب کی ترقی اور سب کا وشواس' کے جذبے میں بہت عمدگی سے موجود ہے۔

پروفیسر مظہر آصف نے صدارتی گفتگو میں کہا کہ 'ہندوستان زمانہ قدیم سے تہذیبی بوقلمونی اور تکثیریت کا مرکز رہا ہے۔آپ کسی بھی مذہب، ذیلی علاقہ وخطہ یا لسانی برادری کا نام لیں اور آپ اسے ہندوستان میں پائیں گے جو ایک ساتھ نشو ونما پا رہی ہیں۔انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ 'ہندوستانی تہذیب وروایت جدید ایجادات نہیں ہیں بلکہ صدیوں پرانی وراثتیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پچاس سے زائد تہذیبیں جو ہندوستانی تہذیب کی ہم عصر تھیں وہ معدوم ہوگئی ہیں۔ ہندوستان ابھی بھی ترقی کر رہا ہے کیوں کہ اس کی تہذیبی اخلاقیات اور اس کی تکثیری ورنگارنگی وراثت کی قوت اور مصالحت کی گہرائی اور طاقت ہے۔

فارس کے ساتھ ہندوستان کے اوائلی ربط پر اظہار خیال کرتے ہوئے پروفیسر مظہر آصف نے کہا کہ پنچ تنترا سے لے کر کبیر کی تعلیمات تک ہندوستانی تہذیب نے دنیا کو سکھایا اور بتایا کہ بے غرضانہ کس طرح زیست کرتے ہیں اور سب کی بھلائی کا کیسے خیال رکھتے ہیں۔ یہ یاد رکھنا اہم ہے کہ ہندوستان نے کسی بھی ملک پر حملہ نہیں کیا اور اس کے توسط سے اس نے دنیا کو ساجھا اور مشترکہ زندگی بقائے باہم کا اہم سبق اور پیغام دیا۔

بعد میں دن کے پروگراموں میں ڈین المنائی افیئر نے ایک پینل مباحثہ کم المنائی میٹ اور تہنیت تقریب منعقد کی جس میں جامعہ کے مشہور المنائی، جناب ہرویر سنگھ، عزت مآب جسٹس الہ آباد ہائی کورٹ، کے ساتھ ساتھ جامعہ کے دوسرے اہم المنائی ڈاکٹر حنیف قریشی، ایڈیشنل سیکریٹری، آٹو موبائل ڈویژن، منسٹری ہیوی انڈسٹریز، حکومت ہند پروگرام کے مہمان خصوصی تھے۔

انہوں نے اس موقع پر شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروفیسر مظہر آصف اور پروفیسر محمد مہتاب عالم رضوی، مسجل، جامعہ ملیہ اسلامیہ اور ڈین المنائی افیئرز پروفیسر آصف حسین اور ڈی ایس ڈبلیو نیلوفر افضل کی موجودگی میں ڈاکٹر انصاری آڈیٹوریم میں المنائی میٹ کے حصے کے طور پر بڑی تعداد میں شامل سامعین کو خطاب کیا۔

پروفیسر رضوی نے المنائی کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آپ تمام لوگوں کو جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایک سو پانچویں یوم تاسیس کے موقع پر خوش آمدید کہنا ایک خوش گوار احساس ہے۔کسی بھی یونیورسٹی کے المنائی کو ریڑھ کی ہڈی بتاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یہ دیکھنا حوصلہ افزا ہے آج جامعہ کو قومی اور بین الاقوامی رینکنگ میں اہم مقام ملا ہے۔انہوں نے المنائی سے کہا کہ وہ جامعہ کے ساتھ اپنا ربط مضبوط کریں اور دنیا میں ایک طاقتور نیٹ ورک قائم کریں اور کہا کہ یہ جامعہ کے شیخ الجامعہ پروفیسر مظہر آصف کا جامعہ میں میڈیکل کالج اور اسپتال قائم کرنا کا خواب ہے اور المنائی سے کہا کہ آگے آئیں اور اس کام کو مکمل کرنے میں اپنا بیش قیمت تعاون دیں۔ پروفیسر نیلوفر افضل نے تعلیمی میلہ جو کافی زمانے سے نہیں ہوا تھا اس کے احیا کے حوالے سے گفتگو کی اور اسے

واپس زیادہ بہتر انداز میں یعنی چھ روزہ تقریب کی صورت لانے میں جو مساعی صرف ہوئی ہیں ان کی بابت بتایا۔

جسٹس ہرویر سنگھ نے بی ایس سی (آنرس) ایم ایس سی (آنرس) ایل ایل بی مکمل کیا ہے اور یہ تمام ڈگریاں انہوں نے جامعہ سے حاصل کی ہیں اور دس سال سے زیادہ کا زمانہ جامعہ میں بطور طالب علم گزارا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے پرانی یادوں کا ذکر کرتے ہوئے جامعہ کے ساتھ اپنے بیالیس سالہ قدیم رشتے کے بارے میں بتایا اور کہا کہ 'انہوں نے جامعہ کو کبھی چھوڑا ہی نہیں۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ ہمیشہ ان کا گھر تھا۔'' ایس آر کے ہاسٹل، جامعہ لائبریری اور نگینہ اسٹور کا ذکر کرتے ہوئے جہاں وہ ان کے دوست چائے کے لیے جاتے تھے اس کا ذکر کیا اور پوری المنائی برادری کو یاد دلایا کہ وہ اپنے عزیز ادارے اور سوسائٹی کو اپنا تعاون دیتے رہیں۔'

ڈاکٹر حنیف قریشی نے اپنے طالب علمی کا زمانہ یاد کیا جب وہ جامعہ سے ایم ٹیک، ایم بی اے، پی ایچ ڈی سے پہلے انیس سو بانوے میں بی ٹیک کے طالب علم تھے۔ انہوں نے کہا کہ آج یہاں آنا ایسا معلوم ہو رہا ہے میری گھر واپسی ہوئی ہے۔ اور جامعہ کے دوسرے عظیم اور ممتاز المنائی کا بھی انہوں نے یاد کیا جیسے شاہ رخ خان اور ویریندر سہواگ جن کے کام، شہرت اور ان کے خاص میدان میں مقبولیت ملک کے تئیں جامعہ کی خدمات کے بارے میں بہت واضح ہیں۔ 'اب المنائی کا وقت ہے کہ سوچیں کہ وہ وہ اپنے مادر علمی کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں۔''

ڈاکٹر ریتا، ڈائریکٹر، اسٹیٹ کونسل آف ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، ایس سی ای آر ٹی، حکومت دہلی کی بھی اس موقع پر تہنیت ہوئی۔ انہوں نے انیس سو نوے میں جامعہ میں طالب علمی کے دنوں کو یاد کیا اور ان کے کیریئر کو بنانے میں جامعہ کے غیر معمولی کردار کی تعریف و توصیف کی۔ یہی وجہ ہے کہ آج بہت سے اس کے المنائی الگ الگ رول میں ملک کی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ جامعہ نے تعلیم کی سب سے عظیم اقدار یعنی تعلیم، تہذیب اور تربیت کا درس دیا۔

اس موقع پر ڈپارٹمنٹ آف پینٹنگ، فیکلٹی آف فائن آرٹس، جامعہ ملیہ اسلامیہ، جناب شاہ ابوالفیض کا تیار کردہ کلینڈر بھی جاری کیا گیا۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلی، تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ